مولانا عبد القادر عارف حصاری

# متجددِ شریعتِ بریلویہ کا اللہ و رسول پر افتراء

مجدد البدعات میاں احمد رضا خاں نے اپنی قبل از موت زندگی میں اپنے پس ماندگان کو جو وصیت نامہ لکھوایا تھا اس میں یہ درج ہے کہ میرا دین و مذہب جو میری کتابوں سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے (وصایا ص۸) ان کی کتابوں میں عقائد اور اصول اور فروعی مسائل جس قدر درج ہیں ان کا اکثر حصہ شریعتِ محمدیہ سے جدا اور قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔ اگر قرآن و حدیث کے خلاف نہ ہوتی تو پھر یہ وصیت کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ صرف یہ لکھوا دیتے کہ میرے بعد تم نے قرآن و حدیث پر مضبوطی سے قائم رہنا ہوگا۔ تب یہ وصیت نبوی وصیت کے مطابق ہوجاتی اور موجب عذاب نہ ہوتی۔ اب موجب عذاب ہے۔ کما جاء فی الحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرجل یعمل بعمل اہل الجنۃ سبعین سنۃ فاذا اوصی حاف فی وصیتہ فیختم لہ بشر عملہ فیدخل النار (الحدیث)

یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی شخص ستر برس تک نیک عمل کرتا رہا جب اس نے آخری وقت میں ظالمانہ وصیت کی تو اس کا برے عمل پر خاتمہ ہوا تو وہ اس ناجائز گی کی وجہ سے جہنم رسید ہوا۔"

مجدد البدعات کے دیگر عملیات شرکیہ و بدعیہ سے قطع نظر صرف اس ظالمانہ وصیت سے بھی وہ جہنمی ہو گئے۔ کیونکہ مجدد البدعات کی کتابوں میں شرک و بدعت اور دیگر باطل امور بھرے ہوئے ہیں وہ معصوم نہ تھے بلکہ کفری بدعی امور کے موجد اور مجدد تھے چنانچہ انہوں نے احکامِ شریعت حصہ دوم کے ص۱۴۹ میں یہ لکھا ہے:

"اللہ تعالیٰ اور رسول علیہ الصلاۃ والسلام پر افتراء کرنے والے فلاح نہیں پاتے"

آپ احکامِ شریعت کا ص۸۸ ملاحظہ کر کے قرآن کے پارہ ۲۲ کی آیت اذا قضی اللہ و رسولہ امرا ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم میں الفاظ "انفسھم" اپنی طرف سے بڑھاتے ہیں،

یہ قرآن میں یہودیانہ تحریف اور افتراء علی اللہ سے صحیح الفاظ یوں ہیں "من امرھم" اگر کوئی یہ عذرداری کرے کہ یہ کاتب کی غلطی ہے تو یہ عذر نہیں چلیگا کیونکہ ترجمہ "من انفسہم" کا درج ہے کہ جب حکم کر دیں اللہ و رسول کی بات کا کہ انہیں اختیار رہے اپنی جانوں کا۔ صحیح یوں ہے کہ اختیار رہے اپنے کام کا۔

پس ترجمہ یہ بات ظاہر کر رہا ہے کہ آیت میں الفاظ انفسہم قصداً لکھے ہیں اور اسی بناء پر ترجمہ کیا ہے اور یہ مقلدین کی قدیمی عادت چلی آرہی ہے کہ اہل حدیث کے مقابلہ میں تحریف سے کام لیتے ہیں۔ ہدایہ حنفی مذہب کی چوٹی کی کتاب ہے جس کو "ان الھدایہ کالقرآن" (مقدمہ ہدایہ جلد ۲ ص۲) کہا گیا ہے اس کے باب صفۃ الصلاۃ میں ہے "وارکعوا واسجدوا" یہ آیت سورۃ حج کے آخری رکوع میں ہے۔ اس میں واؤ نہیں ہے ارکعوا واسجدوا بغیر واؤ کے ہے۔ ہدایہ کے بین السطور میں ہے "لیست الواؤ فی القران"، کہ واؤ قرآن میں نہیں ہے۔ اب دارالعلوم دیوبند کے شہرۂ آفاق عالم مولانا محمود الحسن صدر مدرس شیخ الحدیث کا مقابلہ تحریری مسئلہ تقلید پر کسی عالم عامل بالحدیث سے ہوا۔ اہل حدیث عالم نے قرآن کریم کے پانچویں پارہ کی آیت فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ پیش کی کہ متنازعہ اور مختلف فیہ مسائل کا فیصلہ قرآن و حدیث کی رو سے ہونا چاہیے اقوال ائمہ پر نہیں ہونا چاہیے جس کا جواب مولانا محمود الحسن صاحب نے یہ دیا جو ان کی علمی حقیقت کا مظہر ہے۔ چنانچہ اپنی کتاب ایضاح الادلۃ کے صفحہ ۹۷ میں یہ لکھتے ہیں:

"ارشاد ہوا فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول واولی الامر منکم"، اور ظاہر ہے کہ اولی الامر سے مراد اس آیت میں سوائے انبیاء کرام علیہم السلام کے اور کوئی ہیں۔ سو دیکھیے اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرات انبیاء و جملہ اولی الامر واجب الاتباع ہیں۔ آپ نے آیت فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر تو دیکھ لی اور آپ کو اب تک یہ معلوم نہ ہوا کہ جس قرآن مجید میں یہ آیت ہے، اسی قرآن میں آیت مذکورہ بالا معروضہ احقر بھی موجود ہے۔"

مولانا محمود الحسن رکن اعلیٰ دارالعلوم دیوبند کی کس قدر بےباکانہ جرأت ہے کہ اپنی طرف سے ایک آیت گھڑ کر قرآن میں بنا دی تاکہ تقلید پلید جہل فی الجنید ثابت ہو جائے اور اسی اختراعی آیت پر اپنی کتاب میں تقلید کا محل تعمیر کر دیا ہے جو سراسر باطل ہے۔ اگر تمام روئے زمین کے

مقلدین جمع ہوکر اس آیت کو مکی و مدنی قرآن میں تلاش کریں تو ہرگز نہ ملے گی۔ پس یہ عربی مقولہ صحیح ہے کہ "رب مشہور لا اہل لہ" کہ بہت لوگ ویسے ہی مشہور ہو جاتے ہیں جن کی اصل حقیقت کچھ نہیں ہوتی۔ انہیں میں مجدد البدعات احمد رضا خاں ہی ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح ان کی بھی کچھ حقیقت نہیں ہے۔ تمام کتابیں افتراء علی اللہ سے بھرپور ہیں۔

۱۔ فتاوی افریقہ کے صد ۹۹ میں یہ لکھا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"بلیشک اللہ تعالی نے مجھے اپنے نور سے پیدا کیا اور میرے نور سے سارے جہاں کو"

یہ صریح جھوٹ ہے اور اللہ تعالی پر افتراء ہے۔ نہ قرآن میں اللہ تعالی نے یہ فرمایا ہے اور نہ کسی صحیح اور قطعی حدیث میں آیا ہے اور یہ صاف طور پر اللہ تعالی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے کہ نور سے سارا جہان خنزیر، کتے بلے درندے وغیرہ حرام حیوان اور جانور کے نور الہی اور نور نبی سے پیدا ہونا لازم آیا۔ قرآن مجید میں ہے:

"انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون"

"جھوٹ اور افتراء اللہ اور رسول پر وُہی باندھتے ہیں جو بے ایمان ہیں۔"

ملا علی قاری نے اپنی کتاب "موضوعات کبیر" میں یہ لکھا ہے کہ اللہ اور رسول پر جھوٹ اور افتراء باندھنا کفر ہے اور یہ کہنا کہ کتے بلے، خنزیر نور الہی اور نور نبی سے پیدا ہوتے ہیں، سراسر اللہ رسول کی توہین ہے اور اللہ رسول کی توہین کرنے والا صریح کافر ہے۔ پارہ ۲۱ سورہ سجدہ میں ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ "وبدأ خلق الانسان من طین کہ شروع کیا پیدا کرنا انسان کا مٹی سے ثم جعل نسلہ من سللۃ من ماء معین۔

پھر پیدا کی اولاد انسان کی پسند پانی حقیر سے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انسان تھے اور آدم کی اولاد تھے۔ جس طرح عام انسان آدم کی اولاد ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے فرشتے نور سے پیدا کیے اور جن شعلے آگ سے پیدا کیے اور انسان مٹی سے پیدا کیے۔

پھر مجدد بدعات کی تردید اس کی اسی کتاب "فتوائے افریقہ" کے صفحہ ۹۹ میں ہے، چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ آدمی کی پیدائش جس زمین کی مٹی سے ہوتی ہے وہاں آدمی دفن ہوتا ہے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بچے کے ناف میں اس مٹی کا حصہ ہوتا ہے جس سے وہ بنایا گیا یہاں تک کہ اس میں دفن کیا جاتے

اور میں اور ابوبکر و عمر اس مٹی سے بنے اسی میں دفن ہونگے اور صحت اسی میں ہے فرشتہ جاکر اس کے مدفن کی مٹی لاکر اس نطفہ پر چھڑکتا ہے تو آدمی اس مٹی اور اس بوند سے بنتا ہے۔ اور یہ ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ہم نے تمہیں زمین سے بنایا اور اسی میں تم پھیرے جاؤ گے۔ یہ ہے اصل مسئلہ پیدائش کہ ہر انسان اپنے والدین کے نطفہ اور زمین کی مٹی سے پیدا ہوا ہے اور جہاں کی مٹی لی جاتی ہے وہاں ہی دفن کیا جاتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر اسی طرح پیدا ہوئے تھے اور اسی طرح دفن ہوئے۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اللہ کے نور سے بنانا اور اس نور سے تمام جہان خنزیر کتے بلے، تمام حرام درندے اور کوئے، چیل وغیرہ حرام پرندے پیدا ہونا سراسر باطل اور جھوٹ ہے۔

ہر مخلوق جنسی اور جسمی لحاظ سے حسب دستور نر مادہ کے نطفوں سے حاملہ بن کر پیدا ہوتی ہے۔ نور سے پیدا نہیں ہوئی ہے اور نہ کسی کو عرف عام یا عرف شرع میں نورانی کہتا ہے، بلکہ عرف شرع اور عرف عام میں فرشتوں کو نورانی اور جنوں کو ناری اور آدم اور بنی آدم کو خاکی کہا جاتا ہے۔ یہ بات بنیادی اور اصولی اور فروعی طور پر ہر طرح باطل ہے۔ بریلوی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو مجسم نور کہتے ہیں لیکن کتوں، خنزیروں، بلوں وغیرہ باقی جہان کو مجسم نور نہیں کہتے۔ حالانکہ اصولی لحاظ سے کہنا چاہیے تھا جسکی وجہ یہ ہے، یہ عقیدہ ہی باطل اور اختراعی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نور سے اور تمام جہان نبی کے نور سے پیدا ہوا۔

اس بارہ میں جو روایتیں بیان کی جاتی ہیں سب موضوع اور جھوٹی ہیں۔ مولانا سلیمان ندوی حنفی نے سیرت نبویؐ جلد دوم کے صفحہ ۸۲ میں ہے ہمارے علماء مولف نے یہ بتایا ہے کہ صرف اس پر قائم ہے کہ آیا یہ واقعہ روایۃً صحیح بھی ہے یا نہیں؟ پھر صفحہ ۷۳۷ میں نور کی روایت لکھ کر یہ لکھا ہے کہ اس روایت کا پتہ احادیث کے دفتر میں مجھے نہیں ملا اور صفحہ ۷۳۶ میں لکھا ہے کہ یہ روایت قابل اعتبار نہیں اور یہ لکھا ہے کہ بالکل موضوع اور بے سروپا ہے اور صفحہ ۷۳۸ میں لکھا ہے کہ صحیح احادیث میں مخلوقات الٰہی میں سب سے پہلے قلم تقدیر کی پیدائش کا تصریحی بیان ہے اول ما خلق اللہ القلم۔

میں کہتا ہوں کہ جب صحیح حدیث سے پہلے قلم کا پتہ ہونا مذکور ہے۔ نور والی روایت موضوع صحیح حدیث کے مقابلہ میں مردود ہے۔

مولانا عبدالحی لکھنوی حنفی نے اپنی کتاب الآثار المرفوعہ کے صـ۴۲ میں نور محمدی کا تذکرہ

کرتے ہوئے یہ فیصلہ کیا ہے:

"کُل ذالك کذب مفتری باتفاق اهل العلم بحدیثه" کہ علماء محدثین

یہ متفقہ فیصلہ کیا ہے کہ یہ جوٹ اور افتراء ہے جس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

پھر یہ مسئلہ اعتقادی ہے جس میں قطعی الثبوت اور قطعی الدلالت دلیل کا ہونا ضروری ہے۔

شرح فقہ اکبر کے صفحہ ۱۲۱ میں ہے:

فلا یخفی ان المعتبر فی العقائد هو الادلة الیقینیة واحادیث الاحاد لو ثبتت انما تکون ظنیة"

"یعنی یہ بات مخفی نہ رہے کہ عقائد کے بارہ میں دلائل یقینیہ معتبر ہیں اور واحد روایت کی حدیثیں ظنی ہوتی ہیں اس سے عقائد ثابت نہیں ہوتے۔

اور صفحہ ٦٨ میں لکھا ہے:

"فان الاحاد لا تفید الاعتماد فی الاعتقاد بل یجب"

"یعنی واحد راویوں کی روایتیں اعتقاد میں اعتماد پیدا نہیں کرتیں بلکہ واجب ہے کہ ان پر اعتقاد نہ رکھا جائے۔

پس اول تو نور محمدی کی روایتیں موضوع اور جھوٹی ہیں اگر ثابت بھی ہوں تو وہ خبر واحد کا حکم رکھتی ہیں متواتر نہیں ہیں لہذا یہ اعتقاد رکھنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں اور آپ کے نور سے سب جہان پیدا ہوا ہے یہ افتراء علی اللہ اور افتراء علی الرسول ہے۔ فلعنة اللہ علی المفترین۔

- فتاوی افریقہ کے صفحہ ۴۷ پر مجدد البدعات و مجتهد فی الشرکیات یہ لکھتا ہے:

تفریح الخاطر وغیرہ میں یہ مذکور ہے کہ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دوش مبارک پر پائے انور رکھ کر براق پر تشریف فرما ہوئے اور بعض کے کلام میں ہے کہ عرش پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جاتے وقت ایسا ہوا نہ یہ کہ حضور غوثیت پلئے اقدس کندھے پہلے کر شب معراج خود عرش پر گئے۔ شاعر اگر یوں کہتا مطابق روایت مذکورہ ہوتا ؎

تھا تمہارا دوش اطہر زینۂ پائے پیمبر
جب گئے عرش بریں پر المدد یا عبد القادر

یہ دونوں صورتوں کو شامل ہے، جب گئے نہیں جس وقت یا جس شب کہ اس میں پہلی صورت بھی داخل ہے۔

اور یہ بریلوی مشن کی مشین سے افترا اور صریح جھوٹ تیار ہو کر ان کے عوام کالانعام اور خواص مخبوط الحواس میں پھیل گیا۔ کتب شرعیہ میں جہاں معراج کا واقعہ مذکور ہے اس اختراعی روایت کا کوئی ذکر نہیں ہے نہ یہ نقلاً صحیح ہے اور نہ عقلاً کیونکہ شیخ جیلانی اس وقت پیدا ہی نہیں ہوئے تھے۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچ سو سال بعد شیخ جیلانی پیدا ہوئے۔ پھر وہ دنیا ہی میں کیسے آگئے اور معراج کی رات انکو اطلاع کس نے دی کہ آج معراج کی رات ہے آپ مکہ معظمہ آنجناب کی خدمت یا مدد کو پہنچ جاؤ اور کیا ارواح مشائخ دنیا میں پہلے بھی آکر کسی کی مدد کر سکتے ہیں؟ جبرائیل اور میکائیل کے علاوہ معراج کی رات شیخ جیلانی کا اس سفر معراج میں شامل ہونا کون سی حدیث اور کتب حدیث متداولہ میں مذکور ہے۔ کیونکہ معراج کا واقعہ آنحضرت علیہ الصلاۃ والسلام کے بغیر کسی کو معلوم نہ تھا۔ آں جناب نے ہی معراج سے واپس آکر بیان کیا تھا جو کتب حدیث متداولہ میں درج ہے۔ ان میں شیخ جیلانی کا حاضر ہو کر کندھا دینے کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ یہ افترا علی اللہ اور افترا علی الرسول و افترا علی الشیخ الجیلانی ہے۔ موضوعات کبیر صفحہ ۶ میں یہ حدیث ہے: من اقوی الفری من قال علی مالم اقل۔ کہ سب سے بڑا افترا وہ ہے جو میرے ذمہ ایسی بات کہے جو میں نے نہیں کی۔ چنانچہ آنحضور علیہ الصلاۃ والسلام نے معراج کا قصہ بیان کیا تو آں جناب نے شیخ جیلانی کے کندھے دینے کا ذکر نہیں کیا تو یہ بہت قوی افترا ہے۔ فلعنۃ اللہ علی المفترین۔

موضوعات کبیر کے صفحہ ۸ میں ہے کہ شیخ محمد جوینی والد امام الحرمین نے کہا کہ:
"من تعمد الکذب علیہ علیہ السلام یکفر کفرا یخرجہ عن الملۃ"
یعنی جس شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر عمداً جھوٹ کہا وہ کافر خارج از ملت اسلامیہ ہوا۔

پس شیخ جیلانی کے شب معراج میں کندھا دینے کا ذکر صریح افترا ہے تو اس کا بیان کنندہ کافر ہے۔ خاں صاحب نے یہ واقعہ کسی مردود کتاب تفریح الخاطر سے نقل کیا ہے اور اس کے ساتھ ایک وظیفہ بھی درج ہے جو جھوٹ کی کلغی ہے۔ تفریح الخاطر کوئی معتبر اور متداول کتاب نہیں ہے اور نہ اس میں یہ روایت با اسناد مذکور ہے اور نہ کسی کی مستند کتاب کا اس میں حوالہ درج ہے

پھر خاں صاحب مفتری علی اللہ و مفتری علی الرسول اور مفتری علی الشیخ جیلانی کذاب راوی ہیں، اس لیے اس حکایت اور روایت کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ یہاں ملا علی قاری کی موضوعات کبیر سے قواعد کلیہ میں سے ایک قاعدہ نقل کیا جاتا ہے جو خاں صاحب کی کتابوں سے موضوعات روایات کے معلوم کرنے کے لیے بہت مفید ہے چنانچہ موضوعات کبیر کے صفحہ ۸۷ میں لکھا ہے:

ومن القواعد الکلیۃ ان نقل الاحادیث النبویۃ والمسائل الفقہیۃ والتفاسیر القرآنیۃ لایجوز الامن الکتب المتداولۃ لعدم الاعتماد علی غیرھا من وضع الزنادقۃ والحاق الملاحدۃ بخلاف کتب المحفوظۃ فان نسخہا یکون صحیحۃ متعددۃ"

یعنی قواعد کلیہ میں سے یہ قاعدہ ہے کہ احادیث نبویہ اور مسائل فقہیہ اور تفاسیر قرآنیہ کی نقل لینی جائز نہ ہوگی مگر اس شرط سے کہ وہ کتب متداولہ سے منقول ہو، کیونکہ غیر متداولہ پر کوئی اعتماد نہیں ہے اس لیے کہ غیر متداولہ کتابوں میں زندیق اور بے دین ملحد لوگوں نے وضعی روایتیں اور باطل باتیں ان میں ملادی ہیں اور کتب متداولہ محفوظ ہیں۔ ان کے نسخے صحیح ہیں اور متعدد ہیں ان میں باطل مسائل کے الحاق کا احتمال نہیں ہے۔ پس اس قاعدہ کی رو سے کتب حدیث اور کتب تفاسیر قرآن میں شب معراج کے جو واقعات اور حالات منقول ہیں وہ صحیح ہیں، ان میں شیخ جیلانی کے کندھے دینے کا کوئی ذکر نہیں ہے اور تفریح الخاطر میں تفریح طبع کے مسائل کا الحاق سے وہ کتاب متداولہ کتابوں میں شمار نہیں ہے لہذا مردود ہے۔

۴۔ خاں صاحب مجدد بدعات کی کتاب ملفوظات حصہ دوم کے صفحہ ۶۴ میں یہ لکھا ہے کہ سائل نے سوال کیا کہ امام نماز کس طریقہ پر پڑھے گا؟

ارشاد) طریقہ حنفیہ کے مطابق۔ نہ یوں کہ مقلد حنفی ہوں گے بلکہ یوں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح فرمائیں گے۔ اس دن کھل جائے گا کہ اللہ و رسول کو سب سے زیادہ پسند مذہب حنفی ہے۔ اگر وہ مجتہد ہیں تو جملہ مسائل میں ان کا اجتہاد ورنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد مطابق امام اعظم ہوگا۔

واضح ہو کہ خاں صاحب متجدد شریعت بریلویہ کے اس ارشاد میں جو کہ حقیقت میں الحاد ہے دو جھوٹ اور افتراء باندھے ہیں، ایک افتراء علی الامام المہدی دوسرا افتراء علی الرسول۔

امام مہدی پر افترا یہ ہے کہ وُہ مذہب حنفی کے مطابق عمل کریں گے۔ اگر وُہ مجتہد ہوں گے تو ان کا اجتہاد امام اعظم کے مطابق ہوگا اور اگر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تلقی احکام کی کریں گے تو آں جناب کا ارشاد بھی امام اعظم کے مذہب کے مطابق ہوگا۔ یعنی آنحضرتؐ امام مہدی کو فرمائیں گے کہ طریقہ حنفیہ پر عمل کرو، کیا سفید جھوٹ اور افترا علی الرسول ہے؟

امام مہدی کا ظہور آخری زمانہ میں ہوگا اور اسی زمانہ میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کا نزول ہوگا امام مہدی اور حضرت عیسٰی کے زمانہ میں جو حالات اور امور پیش آئیں گے وُہ بقدر ضرورت احادیث میں آچکے ہیں وُہ سب امور غیبیہ ہیں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بذریعہ وحی خفی علم حاصل کر کے بیان کر دیا۔ ان میں ان مذہبی باتوں کا کوئی ذکر نہیں ہے جو مجدد بدعات نے بیان کی ہیں یہ سب اختراعی رجما یا غیب باتیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ اگر اللہ کے رسول پر یہ باتیں نازل ہوتیں تو ان کو صحیح قرار دیا جاتا۔ جب بروئے قرآن وحدیث اللہ تعالیٰ کے سوا غیب کوئی نہیں جانتا تو اب ان غیبی باتوں کی خبر دینے والا کاہن ہے اور کاہن ساحر ہے اور ساحر کافر ہے۔

اب اس توجیہ کی رُو سے خاں صاحب کافر ٹھہرتے ہیں یا پھر اس کا ثبوت دیں۔ اچھا اگر یہ باتیں حق اور صواب ہیں تو یہ دعوائے کیسے سچا ہوا کہ چاروں مذہب حق پر ہیں۔ خاں صاحب کے مضمون سے تو حنفی مذہب کا حق ہونا ظاہر ہوتا ہے اور یہی اللہ رسول کو پسند ہے۔ باقی تین مذہب جھوٹے ہوئے وُہ زمانہ امام مہدی میں نیست ونابود ہو گئے اور حنفی مذہب قائم رہا۔ فتاویٰ افریقہ کے صفحہ ۶۹ میں ہے کہ چاروں مذہب والے حقیقی عینی بھائی ہیں۔ ان کی ماں شریعت مطہرہ ہے اور ان کا باپ اسلام ہے۔ پھر طحطاوی کے حوالہ سے یہ لکھا ہے نجات پانے والا گروہ چار مذہب حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی میں ہے جب فرقہ ناجیہ چاروں میں جمع ہے تو حق ایک مذہب میں منتقل نہ ہوا بلکہ حق چاروں کے مجموعہ میں دائر ہوا۔ اگر ایک مذہب میں حق مستقل کہا جاوے تو چار حق ہو جائیں گے۔ حق میں تعدد لازم آئے گا حالانکہ حق ایک ہے اس میں تعدد نہیں ہے قرآن میں ہے

فماذا بعد الحق الا الضلال۔

یعنی حق ایک ہے اس کے بعد گمراہی ہے۔

چونکہ چاروں مذہب میں اصولی فروعی اختلاف ہے جیسا کہ چاروں مذہب کی کتابوں سے ظاہر ہے اس لیے چاروں علیحدہ علیحدہ برحق نہیں ہو سکتے۔ چاروں کے مجموعہ میں حق

دائر ہے یعنی حق چاروں میں علی سبیل الدوران ہے کہ کسی مسئلہ میں کوئی مذہب حق پر ہے اور کسی مسئلہ میں کوئی جیسے مسئلہ فرض جمعہ ہے کہ حنفی مذہب میں جمعہ مصر جامع میں ہونا شرط ہے اور امام احمد اور امام شافعی کے نزدیک دیہات قصبہ سب امکنہ میں فرض ہے تو ان میں سے ایک حق پر ہے چاروں حق پر نہیں ورنہ حق میں تضاد لازم آئے گا۔ امام شعرانی کشف الغمۃ صفحہ ۱۰ میں چاروں مذاہب کے مسائل اور ان کے مقلدین کا حال بیان کرتے ہوئے یہ لکھتے ہیں:

وعلم ان مجموع المذاہب بعینہا الشریعۃ۔ کہ چاروں مذاہب کا مجموعہ متعین شریعت ہے کیونکہ ہر ایک مذہب تمام احادیث نبویہ پر حاوی نہیں ہے والمذہب الواحد بلا شک لا یحتوی علی کل احادیث الشریعۃ الا ان قال صاحبہ اذا صح الحدیث فہو مذہبی۔ یعنی چاروں مذاہب میں سے کسی ایک مذہب میں صاحب شریعت کی تمام حدیثیں جمع نہیں ہیں۔

لیکن ایک صورت سے تمام حدیثیں جمع ہو سکتی ہیں کہ ہر امام نے یہ کہا ہے کہ جس مسئلہ میں کسی کو حدیث صحیح مل جائے تو میرا مذہب وہی ہے۔ پھر ہر مذہب والے کو دوسرے مذہب کے امام کی حدیث لینی پڑے گی۔ اس طرح چاروں مذہب کی حدیثوں کو لیا جائے گا تو پھر مجموعہ مذہب سے کامل شریعت بن جائے گی۔ اگر اس طرح عمل نہ کیا بلکہ اپنے مذہب کی حدیثوں پر قائم اور دوسرے امام کی حدیثیں چھوڑ دیں تو اس کی شریعت ناقص رہی۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

"ومن لم یدخل منہم الشریعۃ من ہذا الباب نقص علمہ بالشریعۃ وفاتہ خیر کثیر لان کل حدیث لم یأخذ بہ امامہ یترک العمل"

"یعنی جو شخص ہمارے اس دروازے سے شریعت سمجھنے کے لیے داخل نہ ہوا تو وہ ہر ایک اس حدیث کو چھوڑ دے گا جس کو اس کے امام نے نہ لیا تو اس کا علم شریعت کا ناقص ہو گیا اور اس سے بہت سی نیکیاں فوت ہو گئیں"

اس سے ثابت ہو گیا کہ حق چاروں مذہب میں علی سبیل الد[illegible] ہے [illegible] مذہب میں پورا حق نہیں ہے تو امام مہدی حنفی مذہب پر کیسے عمل کر سکتے ہیں کہ اس مذہب میں تو احادیث نبویہ کی بہت قلت ہے۔ تمام کتب فقہ آراء و قیاسات سے بھری پڑی ہیں۔ امام غزالی احیاء العلوم مطبوعہ لکھنؤ ص ۳۱ ج ۲ میں لکھتے ہیں:

"بل جمیع دقائق الفقہ بدعۃ لم یعرفہا السلف واما ادلۃ الاحکام"

نیز یشتمل علیہا علم المذاہب وہو کتاب اللہ و سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و فہم معانیہا۔

یعنی فقہ کے جس قدر دینی مسائل کتب فقہ میں درج ہیں، یہ قیاسی ایجادات بدعت ہیں۔ سلف صالحین صحابہ کرام ان کو جانتے پہچانتے ہی نہ تھے۔ احکام شرعیہ کی دلیلیں تو کتاب و سنت میں موجود ہیں جن پر مذہب اسلام کا جاننا موقوف ہے"۔

میں کہتا ہوں کہ فقہ کا یہ شرمناک مسئلہ جو مذہب حنفی کی کتاب دُرِّ مختار جلد اول صفحہ ۱۶ میں ہے:

وا ما فی دبر نفسہ ترجح فی النہر عدم الوجوب الا بالانزال"

یعنی اگر کسی شخص نے اپنا ذکر خود اپنی دبر داخل کر لیا تو راجح مسئلہ نہر کتاب میں یہ ہے اگر انزال ہو گیا تو غسل واجب ہوا۔ اگر انزال نہ ہوا تو غسل واجب نہیں"

کیا امام مہدی ایسے مسائل پسند کر سکیں گے اور کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے مسائل القا کریں گے۔ نعوذ باللہ من ہذا المذہب واہلہ۔

بہر حال مذہب حنفی میں علم حدیث کی نہایت قلت ہے یہ مذہب امام مہدی کے کام کا نہیں ہے۔ جناب حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی انصاف کے صفحہ ۰۰ میں انصاف فرماتے ہوئے یہ کہتے ہیں:

واستغالہم بعلم الحدیث قلیل قدیما وحدیثا۔

یعنی ان علماء حنفیہ کا علم حدیث میں بہت کمتر رہا ہے پہلے زمانہ میں بھی اور اب اس زمانہ میں بھی۔

تاریخ ابن خلدون جلد اصفحہ ۳۷۲ میں ہے:

انقسم الفقہ منہم الی طریقین طریقۃ اہل الرای والقیاس وہم اہل العراق وطریقۃ اہل الحدیث وہم اہل الحجاز وکان الحدیث قلیلا فی اہل العراق لما قدمناہ فاستکثروا من القیاس ومہروا فیہ فلذلک قیل اہل الرای ومقدم جماعتہم الذی استقر المذہب فیہ وفی اصحابہ ابو حنیفۃ رح۔

یعنی متقدمین میں فقہ دو طریقوں پر تقسیم ہو گئی۔ ایک طریقہ اہل رائے اور قیاس کا

کا اور وُہ عراق والے ہیں۔ اور دوسرا طریقہ اہل حدیث کا اور وُہ حجاز والے ہیں۔ (وکمہ مدینہ)
عراق والوں میں حدیث نویسی بہت کم تھی جس کی وجہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں تو انہوں نے قیاس رائے سے زیادہ کام لیا اور قیاس میں خوب مہارت حاصل کی اسی وجہ سے ان کا نام اہل رائے مشہور ہوا۔ اہل رائے کی جماعت کے سردار جن میں اور جن کے شاگردوں میں یہ مذہب قائم ہوا امام ابوحنیفہ ہیں۔

تاریخ خمیس جلد ۲ صفحہ ۳۳۸ میں امام ابوحنیفہ کا خود یہ اعتراف ہے قولنا هذا رأی کہ ہمارے اقوال محض رائے ہیں۔ امام سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں ائمہ کی تصنیفات کا ذکر کیا ہے: وصنف ابوحنیفۃ الفقہ والرأی۔ کہ امام ابوحنیفہ نے فقہ اور رائے تصنیف کی تھی جب یہ ثابت ہوا کہ حنفی مذہب میں فقہ اور رائے قیاس زیادہ اور علم حدیث بہت کم ہے تو اس مذہب کے مسائل نہ امام مہدی پسند کرتے ہیں اور نہ جناب رسول اللہ صلعم اس کا اقرار کر سکتے ہیں۔ یہ سراسر افتراء ہے۔ فقہ کی مشہور کتاب در مختار جلد ۱ صفحہ ۴۴ میں اس افتراء سے بڑا افتراء یہ درج ہے کہ حضرت عیسیٰ نازل ہو کر امام ابوحنیفہ کے مذہب پر حکم کریں گے۔

اس کتاب میں حضرت عیسیٰ روح اللہ مؤید بالروح القدس کو جو مستقل بالرسالت ہیں ابوحنیفہ کوفی امام اہل الرائے کا مقلد بنا دیا گیا ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام مؤید بالروح القدس کی صریح توہین ہے اور یہ اس کتاب کا مسئلہ ہے جس میں یہ لکھا ہے کہ در مختار بارگاہ نبوی سے تالیف ہوئی ہے (در مختار جلد ۱ صفحہ ۷) یہ جھوٹ نمبر ۲ ہے اور جھوٹ نمبر ۳ یہ ہے کہ در مختار جلد ۱ صفحہ ۸ میں لکھا ہے کہ خواب میں آنحضرت صلعم نے اپنی زبان متن کے منہ میں داخل کی اس کے بعد تالیف اس متن کی شروع کی۔ اور جھوٹ نمبر ۴ یہ کہ در مختار کی اسناد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے اللہ تک پہنچی ہے۔ (در مختار جلد ۱ صفحہ ۲) شرم کتاب میں ایسے جھوٹ لکھ کر عوام میں کتاب کا اعتبار جمایا گیا ہے اور یہ نہ سوچا کہ قرآن میں لعنۃ اللہ علی الکاذبین آیا ہے۔ تمام در مختار کی اسناد تو آنحضرت صلعم تک مسلسل کیا پہنچی تھی۔ دو چار مسائل کی اسناد ہی پہنچا کر نمونہ دکھاتے۔ اچھا اس وقت نہیں تو اب ہی دیوبندی اور بریلوی باہم مل کر اس مسئلہ کی اسناد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا کر در مختار کے مولف کی رکھ لیں کہ در مختار جلد ۳ صفحہ ۷۰ میں یہ لکھا ہے کہ جنت میں بھی لونڈے بازی ہو گی شائد مدارس حنفیہ میں بھی اس عمل کا رواج ہو گا کہ جنت کا متبرک فعل ہے لیکن حدیثوں میں اس فعل پر لعنت

آئی ہے اور یہ عمل اس قوم کا ہے جن پر پتھر برسائے گئے تھے۔

اچھا اب اصل مسئلہ پر غور کرو کہ کیا حضرت عیسیٰؑ روح اللہ ابوحنیفہ کے مذہب پر عمل اور فیصلے کریں گے۔ امام سیوطی اپنے رسالہ اعلام میں یہ لکھتے ہیں:

"ما یقال انه یحکم بمذهب من المذاهب الاربعة باطل لا اصل له"

"یعنی یہ جو کہا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان چار مذہبوں میں سے کسی ایک مذہب پر لوگوں میں حکم نافذ کریں گے یہ سراسر جھوٹ اور بے اصل بات ہے"

میں یہ کہتا ہوں کہ صحیح مسلم میں جو حدیث وارد ہے امکم منکم اس جملہ کی تفسیر راوی حدیث ابن ابی الذئب یہ فرماتے ہیں:

احکم بکتاب ربکم عزوجل وسنۃ نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم۔

(صحیح مسلم مطبوعہ انصاری جلد اول صہ ۸۷)

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمہاری پیشوائی قرآن وحدیث سے کریں گے۔

یہ بات نقلاً وعقلاً صحیح ہے، اس سے کسی مسلمان کو انکار کرنے کی گنجائش نہیں ہے کہ یہی مذہب اہل حدیث کا ہے۔ پس اگر اہل حدیث یہ دعوےٰ کریں کہ حضرت عیسیٰؑ اور امام مہدی مذہب اہل حدیث کے مطابق عمل کریں گے تو اس کی کوئی شخص تکذیب نہیں کر سکتا۔ الا من سفہ نفسہ۔ چنانچہ امام شعرانی کا اپنی کتاب میں یہی فیصلہ ہے۔ کشف الغمہ صہ ۸ ملاحظہ کریں۔ امام شعرانی کو ہر دو مذہب دیوبندی، بریلوی ولی اللہ تسلیم کرتے ہیں۔ امام شعرانی کا فیصلہ غیر جانبدارانہ ہے جو واجب التسلیم ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں اور امام مہدی کے خروج کا ذکر کرتے ہیں:

"اذا خرج رفع الخلاف والا مراء من الارض فلا یبقی فی ایامه الا الدین الخالص"

"یعنی جب امام مہدی ظاہر ہوں گے تو روئے زمین سے سب اختلاف اور علماء کی رائیں اٹھ جائیں گی۔ صرف دین خالص (جو قرآن وحدیث میں ہے) باقی رہ جائے گا"

ویعادیه سرا مقلدة العلماء الموجودون فی زمنه حین یرونه یذهب الی خلاف ما ذهب الیه ائمتهم۔

یعنی اس زمانہ کے مقلدین جب یہ دیکھیں گے کہ امام مہدی ہمارے اماموں کے مذاہب کے خلاف جارہے ہیں۔ وُہ پوشیدہ طور پر اُن کو دشمن جانیں گے کیونکہ ان کا اعتقاد یہ ہوگا کہ ہمارے اماموں سے بڑھ کر کوئی عالم دُنیا میں نہیں ہے۔"

"لکنھم یدخلون فی طاعتہ خوفا من سطوتہ و رغبتہ فیما لدیہ من المال فانہ ہو والسیف اخوان فلا ینازعہ الا الخذل"

یعنی وُہ مقلدین دو وجہ سے امام مہدی کی طاعت اور ماتحتی اختیار کرنے پر مجبور ہوں گے۔ ایک تو ان کی حکومت سے خائف ہوکر مغلوب ہوجائیں گے۔ دوسرا امام مہدی کے پاس مال بیت المال میں بہت جمع ہوگا۔ اس کے حاصل کرنے کا طمع کریں گے کیونکہ امام مہدی کے دو بھائی ان کے مددگار ہوں گے ایک دولت اور دوسری تلوار۔"

پس جو اُن کا مقابلہ کرے گا وُہ پسپا ہوکر ذلیل ہوگا۔ یہ مقلدین مخالفین حنفیہ ہو گئے کیونکہ دیگر فرقے تو پہلے ہی ختم ہو جائیں گے۔ یہ اکثریت کی وجہ سے آہستہ آہستہ ختم ہوگا۔ امام شعرانی فرماتے ہیں؛

"اٰخر المذاھب انقراضا من الارض مذھب الامام ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ۔"

یعنی آخری مذہب جو رُوئے زمین سے ختم ہوگا وُہ ابوحنیفہ کا مذہب ہوگا۔

اس لیے جو مقلدین امام مہدی کے وقت موجود ہوں گے وُہ بس گھولتے رہیں گے، تقیہ کرکے جان بچائیں گے۔

اس سے مجدد بدعات کا رد ہوگیا، جو کہتے تھے کہ امام مہدی حنفی مذہب پر عمل درآمد کرینگے امام شعرانی فرماتے ہیں؛

"وفی الحدیث انہ یقفو اثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخطئ فلا یحکم فی تحلیل و تحریم الا بما کان یحکم بہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان حیا۔"

یعنی حدیث میں ہے کہ امام مہدی حدیث رسول اللہ صلعم کی پیروی کریں گے اور اس میں خطا نہیں کریں گے کسی چیز کے حلال کرنے میں اور حرام کرنے میں اسی طرح فیصلہ کریں گے

جس طرح آنحضرت صلعم اپنی زندگی میں حکم فرماتے رہے اور فیصلے کرتے رہے"

پھر امام شعرانی نے یہ حدیث کہی ہے:

رحم اللہ امرا سمع مقالتی فوعاھا فاداھا کما سمعھا"

یعنی اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اس شخص پر جس نے میری حدیث سنی اور اس کو حرف بحرف آگے اسی طرح پہنچایا جس طرح سنا، کمی بیشی نہ کی۔ اس حدیث سے آنحضرت صلعم نے بدعات اور اختراعی شریعت کا دروازہ بند کر دیا اور اسی شریعتِ محمدیہ پر لوگوں کو ٹھہرا دیا جس طرح بیان فرمایا۔

پھر فرمایا،

فمافاز بھذہ الدعوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ودارس علم حقیقۃ الا طائفۃ من المحدثین الذین اعتنوا بقسط افعالہ صلعم واقوالہ ویردون احادیثہ بالسند"

یعنی رسول اللہ صلعم کی اس دعاء رحمت سے فائز المرام محدثین کرام کی جماعت ہوئی جنھوں نے بڑی محنت مشقت سے علم حدیث کو حاصل کیا اور آنحضور صلعم کے اقوال اور افعال کو خوب ضبط کیا اور آنجناب کی حدیثوں کو اسناد کے ساتھ یاد کر کے آگے بیان کیا۔ رحمہم اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ وغفرلہم۔ آمین

پھر امام شعرانی یہ فرماتے ہیں:

"واما غیرھم فلیس لہ من الدعاء بالرحمۃ المذکورۃ نصیب"

"محدثین کے علاوہ دیگر فرقوں کے علماء کو اس دعا بالرحمۃ سے کوئی حصہ نصیب نہیں ہے"

ولیس لہ من ارث علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا بقدر ما علم من السنۃ الصریحۃ لا من الاستنباط والرائ۔

اور وراثت علم رسول اللہ صلعم سے بھی ان علماء فقہاء کو کوئی حصہ نصیب نہیں ہے جنھوں نے رائے قیاس سے کام لیا اور استنباط سے مسائل نکالے، مگر جس قدر سنت صریحہ سے علم حاصل کیا اس قدر حصہ پائیں گے۔

اس تشریح امام شعرانی سے بریلوی مجددِ بدعات کی خوب تردید بدسد بد ہو گئی کہ امام مہدی مذہب محدثین کے مطابق قرآن وحدیث پر حکم وعمل کریں گے جس طرح اپنی زندگی میں رسول اللہ صلعم نے عمل کیا تھا ابو حنیفہ کے قیاسی مذہب پر عمل نہیں کریں گے اسی وجہ سے اس وقت

کے مقلدین اندرونی طور پر ان کے مخالف ہوں گے۔ لیکن مغلوب ہوں گے، کچھ کر نہ سکیں گے۔ اسی طرح آج بھی نورانی وغیرہ صدرِ مملکت کے مخالف ہیں، بس گھول رہے ہیں۔ لیکن کچھ کر نہیں سکتے۔ بہر حال خاں صاحب کا افترا ہم نے ثابت کر دیا ہے! فللہ الحمد۔

## ترجمان کے دفتر کی منتقلی

قارئین ترجمان الحدیث کو دوبارہ مطلع کیا جاتا ہے کہ ماہنامہ ترجمان کا دفتر عرصہ تین چار ماہ سے انارکلی سے علامہ اقبال ٹاؤن منتقل ہو چکا ہے۔ جس کی اطلاع ہم پہلے بھی ایک دو دفعہ دے چکے ہیں لیکن بعض حضرات ابھی تک مرسلہ ڈاک پر سابقہ اڈریس لکھ رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے مقامی ڈاکخانہ جی۔ پی۔ او والے پتہ تبدیل کر کے ڈاک ہم تک پہنچاتے ہیں

خصوصاً تبادلہ میں آنے والے رسالہ جات کے منتظمین حضرات سے گذارش ہے کہ وہ ترجمان کا تبدیل شدہ اڈریس نوٹ فرمالیں۔ تاکہ جی۔ پی۔ او۔ والوں کو اڈریس تبدیل نہ کرنا پڑے۔

(مینجر ادارہ)